NPA DOC NO 0021
15/08/2019

ایک ملک و قوم ایک دستور کا نعرہ

حقیقت کے آئینہ میں !!!

ناظم الدین فاروقی

ہندوستان کی 73 ویں یوم آزادی بڑے ہی روایتی جوش وخروش کے ساتھ منائی گئی۔15 اگسٹ 2019 کو لال قلعہ سے ترنگا لہراتے ہوئے وزیر اعظم نریندر مودی نے اپنی ایک گھنٹہ 30 منٹ کی تقریر میں بعض اہم اعلانات کیےء اور اپنی پارٹی کے ایجنڈہ کی باتیں دہراتے ہوئے کہا کہ بی جے پی نے جو قوم سے وعدہ کیا تھا کشمیر کی علیحدہ خصوصی حیثیت کو 370 اور 35A کی منسوخی کے ذریعہ برخواست کردے گی۔ ہم نے دس دن قبل اسے برخواست کردیا– کشمیر میں اب ترقی کا نیا دور شروع ہوگا۔ پھر انہوں نے کہا کہ ایک قوم اور ایک دستور ایک ملک پر ہم ایقان رکھتے ہیں۔ دستور ہند میں تو ملک کے تمام، لسانی، مذہبی، علاقائی، قبائیلی، تہذیبی، اقلیتی سماجوں اور اکائیوں کا مکمل تحفظ فراہم کیا ہے،۔بی جے پی نے لفظ سیکیولرزم کو گراں ولغو قرار دیتے ہوئے اسکی جگہ نیشنلزم کی ہندوتوا پالیسی کو سارے ملک پر نافذ اور مسلط کرنے کو اس صدی کا کار عظیم تصور کررہی ہے۔

کشمیر کے سلسلہ ءمیں RSS و بی جے پی نے 5 بے بنیاد مفروضوں پر 370 کی برخواستگی کو عملی جامہ پہنایا ہے۔ جیسے

(1) ملٹینسی سے کشمیر گذشتہ 40 سال سے تباہ وبرباد ہورہا ہے۔ (2). کشمیری ملک سے 100 سال ترقی میں پیچھے ہیں انہیں ترقی دینی ہے۔ (3). پانچ لاکھ پنڈتوں کو انتہاء پسندوں نے نکال باہر کیا ہے۔ (4). کشمیری عورتوں کے بنیادی حقوق ہمیں دلانا ہے۔ (5). کشمیر کے تین سیاسی خاندان حکومت ہند کی جانب سے کشمیر کو دی جانے والی لاکھوں کروڑ کی امداد کا غبن کرتے رہے ہیں وغیرہ۔

کشمیری عوام یقینا ایک عرصے سے پاکستان، ہندوستان، اور ملٹینسی کے درمیاں پسی جارہی تھی۔ مرنے والوں کی بڑی تعداد معصوم بے قصور عوام کی تھی تقریبا 45 ہزار کشمیری مارے گئے جسمیں 300 ہندو پنڈت بھی شامل تھے اسکے علاوہ 15 ہزار سیکیورٹی فورسس کے جوان بھی ہلاک ہوئے۔ ملٹنسی شمال کی مشرقی ریاستوں میں بھی ایک عرصہ سے جاری ہے لیکن وہاں کی 5 ریاستوں (1) Nagaland (2) Assam(3)Manipur (4) Sikkim (5) Mizoram میں اب بھی آرٹیکل (A),(B),(C),(F),(G) 371 نافذ العمل ہے اور ان ریاستوں کو خصوصی موقف حاصل ہے۔ بھارت میں آج بھی تین ریاستوں میں (1) اروناچل پردیش (2) ناگالینڈ (3) تریپورہ، کو تفریح یا ملازمت کیلیے جانے کیلیے ءانٹرلائن پرمٹ (Visa) لینا پڑتا ہے یہ قانون 1873 انگریزوں کے دور سے آج تک لاگو ہے۔ اسے مودی سرکار نے ایک ملک، ایک قوم، ایک دستور کے نام پر پھر کیوں منسوخ (Abrogate) نہیں کیا دنیاء کے سب سے بڑے جمہوری ملک میں عوام کو اس طرح کسی نہ کسی مئلہ پر بیوقوف بنایا جاتا ہے۔ اس پر بی جے پی خاموش کیوں ہے ؟۔

ملک کے عوام کو بی جے پی میڈیا کے ذریعہ گمراہ کررہی ہے کہ کشمیر اسٹون ایج (Stone Age) میں ہے۔ ملک کی ترقی سے ابھی 100 سال پیچھے ہے وغیرہ۔ کہا یہ جارہا ہے کہ کشمیر کی ترقی کیلیے370ء برخواست کیا گیا ہے۔ یہ سب لغو ہے۔ ملک کی شرح عمومی ترقی 7٪ جبکہ کشمیر کی شرح نمو 5.5٪ ہے۔ ملک میں چھتیس گڑھ، جھارکھنڈ، بہار، اڑیشہ، مدھیہ پردیش، مغربی بنگال، آسام، ناگالینڈ کی آمدنی کشمیر کی فی فرد آمدنی سے بہت کم ہے۔ اور کشمیر کے مقابلہ میں یہ تمام ریاستیں غیر ترقی یافتہ پچھڑے ہوئے اسٹیٹ ہیں۔ ملک کی صرف 5 ریاستیں،(1) گجرات (2) مہاراشٹر (3) تاملناڈو (4) کرناٹک (5) ہریانا، ایسے ہیں جو سارے ملک کے غیر ترقی یافتہ دیگر 31 ریاستوں کو آمدنی سے مدد کرتے ہیں۔

کشمیر کا معیار زندگی انتہائی اونچا اور بلند ہے گاؤں گاؤں ہر لڑکا اور لڑکی تعلیم یافتہ ہے غریب سے غریب کے پاس پختہ مکانات ہیں کسان ہو یا مزدور کوئی پھٹے کپڑے نہیں پہنتا۔ ہوسکتا ہے بعض میدانوں میں کشمیریوں نے وہ ترقی نہ کی ہو جو بھارت نے کی ہے یہ بھی مرکزی حکومت کی معاندانہ پالیسیوں کی وجہ سے ایسا ہوا ہے، سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ صرف پنڈتوں کو وادی سے نکال باہر کرنے کیلیے ملٹنسی کے نام پر یا عورتوں کے بنیادی حقوق یا سیاسی قائدین کے کرپشن کے نام پر کیا 90 لاکھ کشمیریوں کے بنیادی شہری حقوق کی بلا کسی مقامی سیاسی جماعتوں و حلقوں، کو اعتماد میں لیےء ہوئے ایک ہی جھٹکے میں راتوں رات گورنر کی سفارش پر اور پھر صدر جمہوریہ کی ایماء و حکم پر پارلیمنٹ میں بل پیش کرکے 370 کو پارلیمنٹ میں ہمیشہ کیلیے ختم کردیا جاسکتا ہے ؟۔

اصولی طور پر ایک عظیم جمہوری دستوری ملک میں عوام کے بنیادی حقوق بغیر سیاسی جمہوری، منتخب، اسمبلی میں منظوری کے ہرگز نہیں چھینے جاسکتے ہیں۔ لیکن ہندوتوا کا استبداد کسی مناسب واجبی بنیادی دستوری قانونی حق کی بات سننے اور سمجھنے کیلیے ہرگز تیار نہیں ہے،۔ اکثریت کے نشےء اور تکبر میں عوام کے مطالبات کو روندا جارہا ہے RSS کے کئی قائدین برملاء کہہ چکے ہیں کہ اب ہم کشمیر کی گوری لڑکیوں کو لے آئیں گے، فرقہ پرستی اور مسلم عداوت کے جنون میں اس حد تک گر چکے ہیں کہ وہ بے شرمی اور اخلاق سے گری ہوئی باتیں کرنے سے بھی نہیں کتراتے اور کہتے ہیں کہ مسلمانوں کو انکی جگہ بتلائیں گے !

کیا چند پنڈتوں کا انتقام پورے کشمیر عوام سے لینے کا کوئی دستوری جواز ان طاقتوں کے پاس ہے، کشمیر 4 دہوں سے زیادہ فوج و پولیس کے محاصرہ میں ہے۔ اور ہر جانب ترقی کی راہیں مسدود کردی گئی ہیں۔ کشمیر کے کسی تعلیمی ادارے نے چند سال پہلے جب مرکزی حکومت سے ایک میڈیکل کالج کے قیام کی منظوری کیلیے درخواست دی تو اسے یہ کہتے ہوئے رد کردیا گیا تھا کہ سیکیورٹی کے مسائل ہیں کشمیر میں۔ کشمیریوں کو شمالی ہند کے کالجس میں مار پیٹ اور گاؤ رکھشکوں کی لنچنگ، جئے شری رام پر پنگنڈہ سے خوفزدہ ہو کر سیکڑوں کشمیری نوجوانون بیرونی ممالک میں اعلی تعلیم کے لیےء رخ کررہے ہیں، غریب طلباء کیلیےء اعلی تعلیم کے حصول میں شدید مسائل پہلے ہی سے تھے جواب اور بڑھ چکے ہیں۔

کانگریس قائد و سابق مرکزی وزیر چدمبرم نے 13 اگسٹ 2019 کو اپنے بیان میں واضح الفاظ میں یہ کہا کہ " چونکہ کشمیریوں کی اکثریت مسلمانوں کی ہے اس لیےء 370 اور 35A کو قصدا بی جے پی کی مرکزی حکومت نے معاندانہ کاروائی کرتے ہوئے برخواست کیا ہے۔ اگر یہ کوئی ہندو اکثریتی ریاست ہوتی تو بی جے پی / RSS ہرگز ایسا نہ کرتی"۔

وزیر اعظم نریندر مودی کی ایک ملک و قوم، ایک دستور کے نعرہ میں کتنی سچائی ہے اسکا اندازہ اس بات سے لگایا جاسکتا ہے وہ مسلم اکثریتی منطقے کشمیر، مسلمانوں کے سلسلہء میں ایک فیصلہ اور عیسائیوں کے سلسلہء میں دوسرا فیصلہ کرتے ہیں جسکا عین ثبوت ناگالینڈ ہے۔ ناگالینڈ ایک کرسچین اکثریتی ریاست ہے جو صرف 22لاکھ نفوس پر مشتمل ہے۔ جسے لامتناہی طاقت واختیارات سے نوازا جارہا ہے۔

National Herald اور ناگالینڈ کے مقامی روزناموں کے مطابق۔15 جولائی 2019 کو ناگالینڈ کو شہریت، خصوصی مراعات دینے کا باضابطہ اعلان کیا، اطلاعات کے مطابق (National Council of Nagaland ISAK. MUIVAN (NSCNIM اور حکومت ہند کے درمیان 13 اگسٹ 2015 کو ایک باہمی معاہدہ طے پایا تھا۔ اسکو حکومت ہند نے روبہ عمل لاتے ہوئے 15 جولائی 2019 یعنی کشمیر کے 370 اور 35A کی برخواستگی سے صرف 20 روز قبل یہ حکمنامہ جاری کیا ہے۔ جس میں ناگالینڈ کو ایک بااختیار ملک کی طرح 8 مکمل اختیارات سونپے گئے ہیں۔ جو اسطرح ہیں (1). ناگالینڈ کا ایک الگ دستور ہو گا۔(2) علیحدہ جھنڈا ہو گا۔(3). ناگالینڈ کا علیحدہ پاسپورٹ ہو گا۔(4). مستقل اقوام متحدہ میں ایک انکا نمائیدہ ہو گا۔ (5). وزارت خارجہ میں انکا ایک شریک الگ ہو گا۔(6). مشترکہ صیانت وفوج ہو گی۔(7). ہندوستانی روپیہ ء کرنسی کے ساتھ ناگا کرنسی بھی رائج کی جائیگی(8) وسیع ترناگا گورنمنٹ ہو گی جو تمام ناگا علاقوں پر محیط ہو گی۔

دنیاء کا کوئی ماہر قانون یہ بتلائے کہ ایک دستور ایک قوم کی باتیں کرنے والے پھر صرف 20 دن میں دو علیحدہ علیحدہ مذاہب کے ماننے والے اور علاقوں میں رہنے والوں کیلیےء متضاد فیصلے اور اسکا نفاذ کیسے اور کیوں کیا گیا؟۔ لاکھوں ملٹری وپولیس کی موجودگی میں کرفیو نافذ کر کے تمام ذرائع ابلاغ، ٹرانسپورٹ اور کمیونیکشن کو بند رکھا گیا ہے اور ریاست کے تمام سیاست دانوں اور ہزاروں سماجی مذہبی کارکنوں کو جیلوں میں ٹھونسا گیا ہے۔ اکثر کو ملک کے دوسرے ریاستوں کے جیلوں میں منتقل کر دیا گیا ہے۔

کشمیر کے انچارج جنرل راوت نے کہا کہ "ماؤں سے کہدو کہ جو بچّہ پتھر اٹھائے گا وہ گولی سے مار دیا جائیگا۔" جتنے کمسن بچّے ہیں انہیں اکثر کو تھانوں اور ملٹری کے خفیہ عقوبت خانوں میں پیٹ، پیٹ، کر انکی ہڈیاں توڑی اور نرم کی جارہی ہیں، احتجاج کرنے والوں کو ملیٹنٹ کا الزام لگا کر کئی نوجوانوں کے آنکھوں پر پیلیٹ گن سے گولی مار کر نابینا کر دیا جارہا ہے۔ ایک ماں نے شیر کشمیر ہاسپٹل میں روتے ہوئے کہا کہ انکا لڑکا ٹیوشن پڑھنے جارہا تھا دونوں آنکھوں پر پلیٹ ، گن سے مارا گیا وہ مکمل طور پر اندھا ہو گیا ہے۔ ملک کے نامور سماجی جہد کار، صحافی اور دانشوروں کا ایک وفد 9 اگسٹ تا 13 اگسٹ کشمیر کا تفصیلی دورہ کرنے کے بعد دہلی لوٹا، اس وفد میں 'Jean Dre'ze, Economist'، کویتا کرشنن کمیونسٹ پارٹی آف انڈیا، میمونہ ملّا (CPI (M ویمل بھائی نیشنل الائنس آف ہیولس مومنٹ شامل تھے۔ انہوں نے واپسی میں پریس کلب آف انڈیا میں ایک پریس کانفرنس کو مخاطب کرتے ہوئے کشمیر کے موجودہ صورت حال کی دل ہلادینے والی رپورٹ پیش کی 10 صفحات پر مشتمل اس رپورٹ کے دستاویز پر جسے حکومت نے Black Out کر دیا ہے۔ کوئی پرنٹ یا الکٹرانک میڈیا خوف وہراس کے مارے اشاعت کیلیےء تیار نہیں ہے، بلکہ حکومت کے حلقوں کی جانب سے خاموش وارننگ بھی اسکے خلاف مل چکی ہے۔

تین طلاق ایکٹ، NIA ترمیمی بل، اور 370 کی منسوخی پر سارے ملک میں Right Wing میڈیا زبردست پروپیگنڈہ کر رہا ہے اور RSS کارکنوں اور ہندوتوا انتہاء پسندوں کی جانب سے زبردست خوشیاں منائی جارہی ہیں۔ لیکن یہاں سوال یہ اٹھایا جارہا ہے اگر آزاد ہندوستان میں پریس ومیڈیا کو

واقعی آزادی حاصل ہے تو پھر کیوں خاموشی سے ناگالینڈ کے عوام کو 8 بڑے خفیہ طور پر خصوصی اختیارات سے نوازا گیا ہے سارا ملک اسپر لب کشائی سے قاصر نظر آرہا ہے، کرسچین ریاست کو راز کے پردوں میں خاموشی سے عظیم ترین، انعامات، فلیگ، کرنسی، پاسپورٹ، جاری کرنے کے مکمل اختیارات سونپ دیئے گئے ہیں۔ یہ ہے RSS کے اصلی نظریہ ہندوستان کی تصویر۔ یہی رشوت دیکر کرسچین سوپر پاور (مغربی ممالک) کو انڈیا نے خاموش کروادیا ہے، تاکہ وہ ملک کی کسی مسلم اکثریت آبادی والے علاقے کے مسائل میں دخل در آمد نہ کریں، جسکا نتیجہ دنیا کے سامنے ہے۔

ختم شد

NPA DOC NO 0021

2019/08/15

بشکریہ اعتماد روزنامہ اردو تاریخ اشاعت 18/08/2019

نوٹ : مضمون نگار سینیر کالم نویس ہیں۔ انکے مضامیں ملک کے 20 سے زیادہ اخبارات و جرائد میں شائع ہوتے رہے ہیں وہ ایک اسلامی اسکالر اور سماجی جہد کار ہیں .